

کیچڑ اور پھسلن میں چل کر آئیں۔“

(صحیح البخاری: ۹۰۱، صحیح مسلم: ۶۹۹)

(سوال): روایت «لَا جُمُعَةَ إِلَّا بِخُطْبَةٍ» بہ لحاظ سند کیسی ہے؟

(جواب): امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

بَلَّغْنَا أَنَّهُ لَا جُمُعَةَ إِلَّا بِخُطْبَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَخْطُبْ صَلَّى أَرْبَعًا.
 ”ہمیں روایت پہنچی ہے کہ بغیر خطبہ جمعہ نہیں ہوتا، لہذا جس نے خطبہ نہ دیا، وہ
 چار رکعات ظہر پڑھے۔“

(السنن الكبرى للبيهقي: ۱۹۶/۳)

تبصرہ:

سند ثابت نہیں۔

① محمد بن مہدی بن یزید انجمی کی توثیق درکار ہے!

② قاسم بن عبد اللہ بن مہدی ابوطاہر انجمی کمزور ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ لَيْنًا، وَلَهُ أَحَادِيثُ مُنْكَرَةٌ غَيْرَ النُّسْخَةِ، لَيْسَ هُوَ بِشَيْءٍ .

”کمزور تھا، کتاب کے علاوہ اس کی روایات منکر ہیں، کچھ بھی نہیں تھا۔“

(سؤالات حمزة السهمي: ۳۵۶)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ ضَعْفٌ .

”کمزور ہے۔“ (تاریخ الإسلام: ۸۱/۷)

③ یہ امام زہری رحمہ اللہ کی بلاغات میں سے ہے۔ مبلغ معلوم نہیں!

(سوال) اذان و اقامت عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں کہنا جائز ہے یا نہیں؟

(جواب) اذان و اقامت عربی زبان کے علاوہ کہنا خلاف سنت ہے۔ اذان شعار اسلام ہے، توحید باری تعالیٰ کا پیغام ہے، اس کی ادائیگی سنت کے مطابق ضروری ہے۔ امت مسلمہ کا متواتر اور متواتر عمل یہی ہے کہ اذان و اقامت عربی میں کہی جاتی ہے۔ غیر عربی میں اذان، اذان نہیں، بل شعار اسلام کی شکل مسخ کرنا ہے اور تعامل امت کی زبردست مخالفت ہے، شرعی احکام کی اہانت و توہین ہے۔

علامہ حسن شرنبلالی حنفی (۱۰۶۹ھ) لکھتے ہیں:

وَلَا يُجْزِيءُ الْاَذَانُ بِالْفَارِسِيَّةِ الْمُرَادُ غَيْرُ الْعَرَبِيَّةِ .

”فارسی یعنی غیر عربی میں اذان جائز نہیں۔“

(مراقی الفلاح، ص ۱۰۶)

جناب عبدالشکور لکھنوی فاروقی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

”بعض فقہانے مثل صاحب مراقی الفلاح وغیرہ کے صاحبین کے قول پر فتویٰ

دیا ہے، مگر صحیح نہیں، (تمیین الحقائق، فتاویٰ قاضی خان)۔“

(علم الفقہ، حصہ دوم، ص ۴۰۹)

”مگر صحیح نہیں،“ حقائق سے چشم پوشی ہے، محض ہوائے نفس ہے۔ کیوں کہ موصوف خود

ہی لکھتے ہیں:

”امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہر حال میں جائز ہے، بشرط کہ لوگ سمجھ جائیں

کہ اذان ہو رہی ہے، اور صاحبین کے نزدیک اگر عربی الفاظ کے ادا کرنے پر